رجسٹرڈ ایل ۲۲۶۶ ہر اہلدیری ۵ بی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان نکلتا ہے

FEROZEPORE CITY
DELY.
8 JUN 33
8 — A.M.

بدر

قادیان

ایڈیٹر: سید قاسم علی احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۷ رجون ۱۹۳۳ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۹

سلسلہ کی خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت بفضلہ تعالےٰ قابل حمد ہے۔ حضور ہفتہ زیر اشاعت میں بسواری موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ اور بخیریت تمام واپس آئے۔

(۲) عزیزم سید بشیر احمد صاحب امسال میڈیکل کالج لاہور میں آخری امتحان دے رہے ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(۳) عزیزم میاں عزیز احمد صاحب نے بی اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما کر شکریہ کا موقعہ بخشیں۔

(۴) میرے بچہ مشتاق احمد سلمہ اللہ ایم۔ ایس۔ سی کے واسطے ایک درخواست ملازمت کے لئے بھیجی گئی ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(۵) جن احباب نے میرے بچہ مشتاق احمد سلمہ اللہ کی کامیابی امتحان پر مجھے مبارکبادی کے خطوط ارسال فرمائے ہیں۔ میں اور میرے گھر والے ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزائے خیر دارین میں عطا فرمائے۔ آمین۔

(۶) اس پرچہ میں ایک رجائیتی اعلان کتب فاروق ایجنسی کا شائع کیا گیا ہے۔ احباب اس سے خود بھی اور دوسرے دوستوں کو بھی مستفید ہونے کی تحریک فرماویں۔

(۷) جن دوستوں نے فاروق کے وی پی واپس کئے ہوئے ہیں۔ ان کو پہلے بھی اطلاع دیجا چکی ہے۔ اب پھر اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ انکے نام پھر وی پی ارسال کر دیئے ہیں۔ وہ وصول فرمالیں۔

حبِ اٹھرا (رجسٹرڈ) (گودبھری)

مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ شاہی طبیب کا ستر سالہ مجرب نسخہ حبِ اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کے لئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے۔ تو یہی حبِ اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرائیں۔ اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو بفضلِ خدا ذہین۔ خوبصورت۔ باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے۔ تو حبِ اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرادیں۔ حبِ اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت۔ حمل گرجاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر مرجاتے ہیں۔ اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حبِ اٹھرا رجسٹرڈ رحم کی تمام کمزوریاں دُور کرتی۔ بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکدم منگوانے پر صرف لہ ۱۱ روپیہ علاوہ محصول نصف منگوانے پر صرف محصول معاف۔

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیز مشتاق احمد سلمہ اللہ کی ایم ایس سی کے امتحان میں کامیابی پر رعایتی اعلان

یہ رعایت ۳۰ جون تک رہیگی

محصول ڈاک بذمہ خریدار

محصول ڈاک بذمہ خریدار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بے بہا خزانہ صرف بیس سٹ

تبلیغ رسالت: - یعنے مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام - اس مجموعہ میں حضرت اقدس کے وہ نایاب لاجواب اشتہارات بڑی محنت سے تلاش کرکے ۱۸۹۸ء سے لیکر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کے کل اشتہارات کتابی صورت میں جمع کر دیئے ہیں - جو چار جلدوں میں ہیں - یہ وہ اشتہارات ہیں - جن کو زمانہ دیکھنے کے لئے بے قرار تھا - اور اگر ان کو کتابی صورت میں جمع نہ کر دیا جاتا - تو یہ حضور علیہ السلام کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ضائع ہو جاتا - چاروں جلدوں کی مجموعی قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ ہے - جو صرف دو روپیہ چار آنہ علاوہ محصول ڈاک میں ملیں گے - کوئی تعلیم یافتہ احمدی اس مجموعہ سے محروم نہ رہے - صرف ۲۰ سٹ اس کے رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے ؛

غیر احمدیوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

عشرہ سوالات کے جوابات ۸ر - مباحثہ مونگھیر ہر دو حصہ ۸ر - بحر حقیقت ۴ر - النبوۃ فی الاحادیث ۶ر - التنقید بجواب رسالہ قبر مسیح ۳ر - احمدی نمبر اول مماثلت یہود ۲ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت دو روپیہ - رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

مولوی ثناء اللہ کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

علماء خلف عہ - فیصلہ خدائی ۷ر - فیصلہ الٰہی ۵ر - ثنائی فرار ۷ر - مرقع ثنائی ۴ر - ثنائی ہرزہ درائی ۵ر - ثنائی ہفوات ۴ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت تین روپیہ رعایتی ایک روپیہ آٹھ آنہ - علاوہ محصول ڈاک ؛

آریوں کی تردید میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

کیفیت وید ۵ر - چشمہ ہدایت ۵ر - مشین گن ۴ر - پیدائش عالم ۳ر - رسالہ گوشت خوری ۲ر - ایک مسلمان کا پیغام ۲ر - الحق دہلی ۱ر - دھرمپال کا چٹھا ۱ر - چھوت کا بھوت ۲ر - تنبیہ زباندراز ۱ر - کلام الامام ۰ر - آریہ سماج کی عکسی تصویر ۱ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ۱۲ عہ - رعایتی ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ؛

اہلِ پیغام کے رد میں رعایتی سٹ

صرف بیس سٹ

خلافت محمودی مصلح موعود ۸ر - النبوۃ فی الالہام ۶ر - ازہاق الباطل ۲ر - مکمل سٹ کی مجموعی قیمت ایک روپیہ رعایتی آٹھ آنہ - علاوہ محصول ڈاک ؛

اس خوشی میں فاروق کے جدید خریدار کو انعام

جو دوست اس خوشی میں فاروق کی خریداری منظور فرمائینگے ان کو ایک سال کی خریداری پر دو روپیہ کی اور چھ ماہ کی خریداری پر ایک روپیہ کی مندرجہ ذیل کتابیں مفت بطور انعام دی جائینگی - بشرطیکہ چندہ پیشگی ادا کریں - سالانہ خریداری کرنے والوں کو تبلیغ رسالت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہارات ابتداء ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا مجموعہ قیمتی ایک روپیہ آٹھ آنہ - اور تنقید صحیح فرقہ بابیہ کے رد میں قیمتی ۱ر - یہ دونوں کتابیں چار روپیہ بابت چندہ سالانہ فاروق بسال روانہ اور چھ آنہ محصول ڈاک کتابوں کا - جملہ چار روپیہ چھ آنہ کے وی پی بھیجی جائینگی - اس میں کتابوں کی کوئی قیمت نہیں لی جائیگی - اور چھ ماہ کی خریداری پر النبوۃ فی الالہام قیمتی ۶ر اور ہدایات زریں فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ قیمتی دس آنہ جملہ ایک روپیہ کی دو کتابیں دو روپیہ پانچ آنہ میں بابت چندہ چھ ماہ و محصول ڈاک کتب انعامی کا وی پی ارسال ہوگا - اس میں کتابوں کی قیمت نہیں لی جائیگی - صرف چھ ماہ کا چندہ فاروق اور انعامی کتابوں کا محصول ڈاک ۵ر وصول کیا جائیگا - لہذا احباب جلد ایسے موقعہ سے پورا فائدہ حاصل کریں - اور اپنی لائبریریوں کو ان کتابوں سے مکمل فرمائیں ؛

فاروق کی خریداری پر ایک اور رعایت

جو دوست فاروق کے واسطے چار خریدار نئے سالانہ چندہ ادا کرنے والے اس ماہ میں عطا فرما دینگے - ان کو سال بھر تک فاروق مفت بلا کسی چندہ کے ملتا رہیگا - اور ان چاروں خریداروں کو خریداری سالانہ پر دو - دو روپیہ کی اہدائی کتب حسب تجویز مندرجہ صدر بطور انعام الگ دی جائینگی - اسلئے دوست کوشش فرما کر چار نئے خریدار جو چار روپیہ سالانہ چندہ ادا کریں عطا فرما کر اس مزید رعایت سے مستفید ہوں - اور اگر چھ ماہ کی خریداری والے چار خریدار دیدینگے - تو اس پر بھی خریدار دینے والے صاحب کو چھ ماہ تک فاروق مفت بھیجا جائیگا - اور نئے خریداروں کو ایک روپیہ کی انعامی کتب حسب تجویز بالا بطور انعام بھی دی جائینگی - محصول ڈاک کتابوں کا بذمہ خریداران ہوگا ؛

نوٹ نمبر ۱: ہر ایک سٹ صرف بیس کی تعداد تک رعایتی قیمت پر دیا جائیگا - اس سے زائد درخواستیں منظور نہ ہونگی ؛

نوٹ نمبر ۲: - ہر ایک سٹ مکمل منگانا ہوگا - الگ الگ اگر کوئی کتاب منگائینگے - تو پوری قیمت پر ملیگی ؛

نوٹ نمبر ۳: - جو خریداران تمام مندرجہ بالا سٹ کی کتابوں میں کچھ تغیر و تبدل کرنا چاہیں - تو وہ انہی سٹوں کی کتابوں سے

منیجر فاروق قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۷ رجون ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

(از حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعت کو تعلیم

"میں نے سنا ہے۔ کہ بعض تم میں سے حدیث کو کلی نہیں مانتے۔ اگر وہ ایسا کرتے ہیں۔ تو سخت غلطی کرتے ہیں۔ میں نے یہ تعلیم نہیں دی۔ کہ ایسا کرو۔ بلکہ میرا مذہب یہ ہے۔ کہ تین چیزیں ہیں۔ کہ جو تمہاری ہدایت کے لئے خدا نے دی ہیں۔ سب سے اوّل قرآن ہے۔ جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جو یہود اور نصاریٰ میں تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا۔ اور وہ لعنتی ہوا۔ اور دوسرے نبیوں کی طرح اس کا رفع نہیں ہوا۔ اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے۔ کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت نہ کرو۔ نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی۔ اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں۔ اور باقی سب اس کے ظلّ تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ الخیر کلہ فی القرآن۔ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مُصدّق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں۔ جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی۔ اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے۔ اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی۔ اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی۔ تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ جو تمہیں دی گئی یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا۔ تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے۔ جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا۔ جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا۔ جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے۔ جس کو بلّی بھی پکڑ سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا۔ جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلّی عظیم جس کا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے۔ اگر صدری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے۔ اگر تم خود اس سے نہ بھاگو۔ بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدار میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی۔ اور یہ امید دی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے۔ پس اپنی ہمتیں بلند کر لو۔ اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو۔ کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے۔ جو پہلوں کو دی تھیں۔ کیا اس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت المقدس تمہیں عطا نہیں کیا۔ جو آج تک تمہارے قبضہ میں ہے۔ پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو۔ کیا تمہیں یہ خیال ہے۔ کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا۔ مگر روحانی طور پر تمہیں قائم مقام نہ کر سکا۔ بلکہ خدا کا تمہاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے۔ خدا نے ان کے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمہیں وارث بنایا۔ مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا۔ جب تک کہ قیامت آجاوے۔ خدا تمہیں نعمت وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا۔ وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا۔ جو پہلوں کو دی گئیں۔ لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا۔ اور کہیگا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی۔ اور یا یہ کہیگا۔ کہ مجھے شرف مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا۔ حالانکہ نہیں نصیب ہوا۔ تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ وہ ہلاک کیا جائیگا۔ کیونکہ اس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا اور سخت بیباکی اور شوخی ظاہر کی۔ سو تم اس مقام میں ڈرو۔ لعنت ہے۔ ان لوگوں پر جو جھوٹی خوابیں بناتے ہیں۔ اور جھوٹے مکالمات اور مخاطبات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ گویا وہ دل میں خیال کرتے ہیں۔ کہ خدا نہیں پر خدا کا عقاب ان کو سخت پکڑے گا۔ اور ان کا بڑا دن اُن سے ٹل نہیں سکتا۔"

(کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مشن

سائیں لال حسین اختر کے عارف والا

میں:

احمدیت کے خلاف اشتعال انگیز لیکچر

اور:

مناظرہ سے فرار

عارف والا کے بعض فتنہ پسند مسلمانوں نے لال حسین مرتد کو مورخہ ۱۸/۵/۳۳ کو لاہور سے منگایا۔ اور اس سے احمدیوں کے خلاف مسجد میں دو دن تقاریر کرائے ہے۔ اس کی تقریروں میں بانئے سلسلہ احمدیہ پر فحش کلامی اور دشنام دہی کے سوائے کچھ نہ تھا۔ تقریریں نہایت اشتعال انگیز کرائی گئیں۔ چونکہ ہر تقریر سے پہلے شہر میں منادی کرائی جاتی رہی۔ کہ احمدیوں کو بولنے کا وقت دیا جائے گا۔ اسلئے احمدیہ جماعت کی طرف سے حفظ امن کی ذمہ واری پر غیر احمدیوں سے تحریر طلب کی گئی۔ اور انہیں لکھا گیا۔ کہ شرائط طے کر لو۔ چنانچہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کی طرف سے لکھا گیا "مولانا اختر صاحب السلام علی من التبع الہدی۔ آپ کا زبانی اعلان چیلنج سن کر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ اپنی جماعت کے چیدہ چیدہ فہمیدہ اصحاب کو ہمارے پاس بھیج دیں۔ تاکہ شرائط مناظرہ طے کر لیں۔ آپ حفظ امن کے ذمہ وار بن جائیں۔ کیونکہ ہمیں ڈیرہ نانک کا واقعہ یاد ہے۔ اور آپ کو بھی یاد ہوگا"

اس کے جواب میں بجائے اس کے کہ اختر صاحب خود لکھتے۔ کسی مولوی محمد الدین واعظ السلام گورداسپوری نے جو کہ عارف والا میں کہیں سے پھرتے پھراتے آنکلے تھے لکھا۔ کہ "مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت مرزائیہ عارف والا۔ اگر آپ نے شرائط مناظرہ طے کرنا ہے۔ تو میدان میں آن کر بڑی خوشی سے کر سکتے ہیں۔ ورنہ ہم لوگ یہاں مکان پر نہیں آ سکتے۔ اور نہ ہی قانون انگریزی اجازت دیتا ہے"

نوٹ:۔ ثالث غیر مذہب کا تسلیم کیا جائیگا۔ نہ مرزائی نہ اہل سنت والجماعت ہوگا۔ یا کوئی سکھ ہوگا۔ یا کوئی آریہ یا کوئی عیسائی تسلیم کیا جائے گا۔ اور شرائط مناظرہ کاغذ اسٹامپ پر لکھے جائیں گے"

اس پر ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ کہ اختر صاحب کو کیوں سانپ سونگھ گیا۔ اور نہ کوئی مقامی آدمی ہی بولا۔ ایک ناآشنا مسافر کی طرف سے تحریر لکھا دی۔ اور وہ بھی غیر معقول۔ کہ قانون انگریزی ہمیں اجازت نہیں دیتا۔ کہ دوسرے کے مکان پر جائیں۔ ان فرانقول سے کوئی پوچھے۔ کہ کیا تم لوگوں کے گھروں میں لڑائی کی غرض سے ہی جایا کرتے ہو۔ کہ قانون انگریزی ہمیں روکتا ہے۔ کیا قانون انگریزی تمہیں کسی مذہب کے متعلق دشنام دہی۔ فحش کلامی اور بکواس کی اجازت دیتا ہے۔ بہتر تھا۔ کہ سائیں صاحب خود اپنے دست مبارک سے لکھ دیتے۔ کہ میں حفظ امن کا ذمہ وار ہوں۔ مجھ سے خائف نہ ہوں۔ میں اب ڈیرہ نانک والا فتنہ جو نہیں ہوں۔

لیکن ان کی فطرت انہیں ایسا کرنے کی کہاں اجازت دیتی تھی۔ وہ تو تشریف ہی فتنہ پھیلانے کے لئے لائے تھے۔ آخر اہل سنت والجماعت کے پریذیڈنٹ خان صاحب علی محمد لفٹیننٹ کو لکھا گیا "مکرمی خانصاحب سلام علیکم۔ کیا یہ سچ ہے۔ کہ آج شہر میں منادی ہوئی ہے۔ کہ مسجد میں احمدیوں کے خلاف ان کی تردید میں مولوی لال حسین اختر جو پہلے بھی احمدیوں کے خلاف جھوٹی اور اشتعال انگیز تقاریر کرنے کی وجہ سے سنٹرل جیل لاہور میں زیر حراست رہ آج کل ضمانت پر رہا ہیں۔ تقریر کریں گے۔ اور یہ کہ احمدیوں کو عام اجازت ہے۔ کہ وہ اگر مولوی صاحب کی تردید کریں۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو مہربانی کر کے آپ بذریعہ تحریر دعوت نامہ ارسال فرمادیں۔ جس پر مولوی صاحب مذکور اور ذمہ وار اصحاب اور آپ کے دستخط ہوں۔ پولیس کی تصدیق ہو۔ کہ حفظ امن کے ذمہ وار آپ ہیں۔ تاکہ ہم انتظام کر لیں"

اس کے جواب میں خانصاحب لکھتے ہیں "اس بات کا فیصلہ مولانا صاحب کی تقریر کے بعد کیا جا سکتا ہے۔ آپ تشریف لا سکتے ہیں۔ آپ کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہیں ہوگی"! علی احمد لفٹیننٹ"

اس کے بعد احمدیہ جماعت کی طرف سے دو اصحاب مستری فیروز الدین صاحب و ماسٹر فضل الٰہی صاحب ان کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ اختر صاحب نہایت دلآزار تقریر کر رہے تھے۔ تقریر کے بعد پریذیڈنٹ صاحب علی محمد نے اعلان کیا۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو بول سکتا ہے۔ اس پر فضل الٰہی صاحب احمدی بولے۔ اگر حفظ امن کے آپ ذمہ وار ہیں۔ تو میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے سٹیج پر بلا لیا۔ فضل الٰہی صاحب نے بلند آواز سے کہا۔ کہ مولوی صاحب نے جو کچھ تقریر کی ہے۔ سب خلاف واقعہ باتیں اور توڑ موڑ کر غلط طور پر پیش کی ہیں۔ ان کا جواب ہم دینے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ آپ تحریر کر دیں۔ کہ کسی قسم کا فساد نہ ہوگا۔ کیونکہ مولوی صاحب جہاں جاتے ہیں۔ ایسی دشنام کلامی کر کے فساد کرا دیتے ہیں۔ مثلاً ڈیرہ نانک۔ اس پر پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔ کہ ہم تحریر نہیں دے سکتے۔ آپ کو زبانی گفتگو کرنے کے لئے ۵ منٹ دیئے جاتے ہیں۔ یہ تھی ان کی دیانتداری اور فراخدلی ٭

احمدی جماعت سائیں گداگر کے تلخ تجربہ سے واقف تھی۔ وہ کہاں اس غیر معقول طریق پر بحث کرنے کو تیار تھی۔ ان کے اس خشک جواب کے بعد احمدی دوست واپس چلے آئے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب احمدیہ جماعت نے دیکھا۔ کہ وہ کسی طرح میدان میں نہیں آتے۔ اور نہ ہی بدلگام مقرر اپنی اس غالیانہ روش کو چھوڑتا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کی طرف سے شام کو بذریعہ اشتہارات انہیں چیلنج دیا۔ کہ میدان میں نکلو۔ مسجد میں چھپ کر گالیاں دینے سے کیا فائدہ۔ ہندو۔ سکھوں اور مسلمانوں کے مجمعوں اور بازاروں میں اشتہارات چسپاں کر دیئے جس کا جواب انہوں نے سوائے اشتہارات پھاڑنے کے کچھ نہ دیا۔ پھر اگلے روز صبح کو کھلے لفظوں میں ہم نے اشتہار دیا۔ کہ مولوی لال حسین مناظرہ سے فرار کر گئے۔ اگر ہمت ہے تو میدان میں نکلو۔

صبح اشتہار لگا رہے تھے۔ کہ ہمیں ایک تحریر پھر مولانا مولوی محمد الدین صاحب گورداسپوری ابن السبیل کی ملی۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ "مکرم پریذیڈنٹ جماعت مرزائیہ۔ السلام علیکم علی من التبع الھدیٰ۔ آج مورخہ ۲۰/۵/۳۳ کو بوقت ۷ بجے دن تا ۸ بجے دن تک اگر آپ نے شرائط مناظرہ طے کرنے ہوں۔ تو کر سکتے ہیں۔ ورنہ بعد میں مولوی لال حسین صاحب اختر لاہوری تشریف لے جائینگے۔ اور کوئی حق نہ ہوگا۔ کہ آپ مسلمانوں کو تنگ کریں"۔ محمد الدین گورداسپوری۔

دیکھا جناب عیاری اسی کو کہتے ہیں۔ چہ خوب

؎ اس سادگی پہ کیوں نہ مر جائیں اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

مولوی صاحب ساری دنیا ان جاہل مسلمانوں کی طرح نہیں۔ کہ آپ ان کی آنکھوں میں گرد ڈال دینگے۔ اور وہ آپ کی ہر بات کو صحیفہ آسمانی خیال کرینگے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ احمدی جماعت کے کھلے چیلنجوں کی موجودگی میں آپ کی یہ چال مضحکہ خیز ہے۔ یہ جاتی دفعہ روڑا پھینکنا تھا۔ لیکن جماعت احمدیہ کہاں پیچھا چھوڑنے والی تھی۔ اس کے اس چیلنج پر دروغ گو را حافظہ نباشد کے ماتحت ہمارے پریذیڈنٹ چودھری غلام حسین صاحب و محمد عبد اللہ صاحب ٹیلر ماسٹر ان کے پاس اتمام حجت کرنے کو گئے۔ ان سے گفتگو کی۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ اب راہ فرار نہیں۔ یہ عذر لنگ پیش کر دیا۔ کہ ہم اپنے فیصلہ کا منصف غیر مذہب۔ سکھ۔ عیسائی وغیرہ رکھیں گے۔ چوہدری غلام حسین صاحب نے فرمایا۔ کہ ہم تمہارے پریذیڈنٹ علی محمد صاحب لفٹیننٹ کو ہی منصف کرتے ہیں۔ پس مولانا صاحب کے لئے مناظرہ کرنا موت دکھائی دیتی تھی۔ اپنا پیچھا یہ کہکر چھڑا دیا۔ کہ میرا سر درد ہوتا ہے۔ آپ میرا سر نہ کھائیں۔ سر تھا کہ تربوز تھا۔

کیا انوکھا مزاج ہے۔ کیسی نزاکت ہے۔ نزاکت کیوں نہ ہوتی۔ مولوی صاحب کی شکم پروری کے لئے شہر میں چندہ جمع ہو رہا تھا۔ سچ ہے ؎

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

انہی نزاکتوں کے لئے تو آنجناب نے گرگٹ کی طرح کئی رنگ بدلے۔ اور کئی گھروں کی گداگری کی پہلے پہلے کانگرس کی چوکھٹ پر گودڑی بچھائی۔ جب وہاں سے سوائے جیل کے دھکوں کے کچھ نہ ملا۔ تو اہل پیغام کا شاگرد رشید بنا۔ جب وہاں سے بھی سٹور کا گھی چرانے کی وجہ سے دھتکارے گئے۔ تو اب مکار زمیندار کا شرف تلمذ حاصل کیا۔ بس اب کیا ہے ؎

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

کے مصداق امام الزمان حضرت مسیح موعود کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ پس اپنی فطرت کے ماتحت نہایت بے باکی کے ساتھ پیش آئے۔ اور مناظرہ سے فرار کیا۔

مسجد میں تو بہت للکارتے رہے۔ کہ آؤ۔ حالانکہ مسجد میں اب تک لکھا ہوا موجود ہے۔ کہ مسجد میں احمدیوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ سمجھ نہیں آتی۔ کہ مساجد میں تو احمدیوں کو داخل نہیں ہونے دیتے اور للکارتے ہیں۔ کہ سامنے آؤ۔

اپنے کوچہ میں تو کتے بھی ہیں بن جاتے شیر
بات تب ہو کہ مرے سامنے آئے کوئی

مناظرہ کے لئے تو انہوں نے کیا نکلنا تھا۔ البتہ جس فتنہ انگیزی کے لئے آئے تھے۔ وہ پھیلا گئے۔ یعنی احمدیوں کا عرصہ حیات تنگ کرنے کے لئے۔

ان بھائیوں فرقہ مخاسئین کو یہ پڑھایا کہ احمدیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کیا جائے۔ چنانچہ یہاں کے مسلمانوں نے کمیٹیاں کیں۔ کہ ماچھیوں کو روکا جائے۔ کہ احمدیوں کا پانی نہ بھرو۔ حجاموں کو حجامتیں بنانے سے روک دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ غرض رات دن مجالس ہوئیں۔ مشاورتیں ہوئیں۔ مگر نتیجہ وہی شیخ چلی کی خام خیالیاں۔ اس نادان سائیں اور عقل کے دشمن کو یہ خبر نہیں۔ کہ آج کل قحط سالی کے زمانہ میں کون غریب مزدوری سے رک سکتا ہے۔ سب لوگ آپ کی طرح کھیے کٹ اور مہذب ڈاکو نہیں ہیں۔ اور پھر موجودہ بیدار مغز اور ہمدرد گورنمنٹ کی موجودگی میں اس طریق سے روزی نہیں کما سکتے۔ یہ شرف آپ جیسے بزرگوں کو ہی حاصل ہے

۱۔ قوم کے دشمن۔ قوم کو ایسا سبق نئی زمانہ پڑھانا۔ اس کو خود ذلت میں ڈالنا۔ اور شرمندہ کرانا ہے۔

اے تنگ دل علماء اسلام۔ اور اہل اسلام کے دوست نما دشمنو! سچ بتاؤ۔ کہ تم نے قوم کی کونسی خدمت کی ہے۔ کیا یہ کہ انگریزی تعلیم پڑھنا حرام قرار دیکر تعلیم میں پیچھے ڈال رکھا ہے۔ یا یہ کہ انہیں انگریزی سلطنت میں رہنا حرام قرار دیکر ہجرت کرا کر خوار و ذلیل کیا۔ یا یہ کہ فاغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ کی طرح ڈال ہمیشہ کے لئے پستی اور آگ کے گڑھے میں ڈال دیا۔ یا یہ کہ ہر کس و ناکس پر فتویٰ تکفیر لگا اس کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔ اگر اسی کا نام قوم کی خدمت ہے۔ تو برباد ہے قوم کس چیز کا نام ہے۔ افسوس! افسوس!! افسوس!!!

اے نادان مولویو! کیا تم سمجھتے ہو۔ کہ احمدیت کی رَو ان بائیکاٹوں سے مدھم پڑ سکتی ہے۔ ہرگز نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایں خیال است و محال است و جنوں

سچ پوچھو۔ تو تم لوگوں کی تنگ خیالیاں اور اس قسم کی تحریکات ہی احمدیت کی ترقی کا موجب ہیں ؎

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

اے مخالفو۔ تمہیں کھلا چیلنج ہے۔ اور ڈنکے کی چوٹ ہم کہتے ہیں۔ کہ مخالفت میں کسر باقی نہ چھوڑیں۔ اپنے دلوں کے ارمان نکال لو۔ تاکہ تمہیں مرتے وقت یہ شکوہ باقی نہ رہے۔ کہ ہم نے پورا زور نہیں لگایا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھو۔ کہ تمہاری یہ پھونکیں چراغ دین کو ہرگز نہیں بجھا سکتیں۔ یہ احمدیت دن بدن چمکیگی۔ اور تمہاری آنکھوں کو خیرہ کرتی رہے گی۔ تمہاری گالیوں اور فحش کلامیوں کا جواب تمہیں سوتو بغیضکم کے سوا کچھ نہیں دیا جائیگا۔ وہ خدا تمہیں خود پکڑے گا۔ جس کے مسیح کو تم گالیاں دیتے ہو۔ اور خدا کے مسیح کی پیشگوئی پوری ہو کر رہے گی ؎

نشاں کو دیکھکر انکار کب تک پیش جائیگا

ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنیوالی ہے

یہ کیا عادت ہے کیوں سچی گواہی کو چھپاتا ہے

تری اک روز اے گستاخ شامت آنیوالی ہے

بہت بڑھ بڑھ کے باتیں کی ہیں تو نے اور چھپایا حق

مگر یہ یاد رکھ اک دن ندامت آنے والی ہے

خدا رسوا کریگا تم کو میں اعزاز پاؤں گا

سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنیوالی ہے

(خاکسار چراغ دین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ عارف والا)

پیغامی مشن

مسیح موعودؑ اور دعوئ نبوت

(گذشتہ سے پیوستہ)

افسوس کہ اہل پیغام اب تک اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں۔ حالانکہ اپنے امیر قبلہ مولوی محمد علی صاحب کے سابقہ عقائد کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ کہ مولوی صاحب مذکور نے خلافت کے جھگڑے سے پہلے کس قدر تحدی سے حضرت مسیح موعود کے دعوی نبوت کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ صرف پیش ہی نہیں کیا بلکہ ساتھ ہی صداقت کے دلائل دیکر دنیا کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی اکثر وہ تحریریں بھی پڑھ چکے ہیں۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آپ کو نبی ثابت فرمایا ہے۔ اور گذشتہ دو نمبروں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند ایسے حوالجات بھی درج کر چکا ہوں۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے قوی اور مضبوط دلائل کے ساتھ اجرائے نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ مگر کاش کہ یہ لوگ ذرا غور کرتے۔ اور تعصب اور عناد کی پٹی کو آنکھوں سے اتار کر نظر تحقیق سے کام لیتے۔ تو حق سے اعراض کرتے ہوئے باطل کو نہ پکڑتے۔ مگر جب تک دنیوی اغراض اور مقاصد نے ان کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ تب تک یہ ہرگز ہرگز حق کی طرف رجوع نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حق کا متلاشی ضرور کبھی نہ کبھی وقت حق کو پالیتا ہے۔ دوسرا انسان جو اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حق سے دشمنی اور کینہ رکھتا ہے۔ اور باطل کی طرف رغبت کرتا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا ؛

لہذا میں اہل پیغام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ کجی کو چھوڑ کر راہ راست اختیار کریں۔ کیونکہ اب ان کی منافقت۔ دجل اور فریب لوگوں پر نمایاں طور پر ظاہر ہو گیا ہے۔ اب کوئی حق شناس ان کے پھندۂ ضلالت میں گرفتار نہیں ہو سکتا۔ اے اہل پیغام خدارا اپنے دل سے عناد و کینہ کو نکال دو۔ جس طرح پہلے مسیح موعود علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور نبی تسلیم کرتے ہوئے ہمارے ساتھ رشتہ اتحاد قائم کر چکے تھے۔ ویسے ہی اب بھی آؤ۔ اور ہمارے گلے سے مل جاؤ۔ کیونکہ اگر صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آجائے۔ تو وہ بھولا ہوا شمار نہیں کیا جاتا۔ آؤ دوبارہ حق کو باطل پر ترجیح دیتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھو ؎

کب تک رہو گے مسند و تعصب میں ڈوبتے

آخر قدم بصدق اٹھاؤ گے یا نہیں

اگر آپ کی ابھی تسلی نہیں ہوئی۔ کہ آیا حضرت مسیح موعودؑ نے اجرائے نبوت اور دعوی نبوت کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے یا نہیں۔ تو لیجئے مزید حوالجات درج کرتا ہوں۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے بیّن اور واضح دلائل کے ساتھ ان دونو مسائل پر روشنی ڈالی ہے ؛

حضور فرماتے ہیں۔

۱۹۔ تحفہ گولڑویہ صـ۱۶۳

"اور ایسا ہی آیت واٰخرین منھم لما یلحقوا بھم اس بات کو ظاہر کر رہی تھی۔ کہ گویا آنحضرت کی حیات میں ہدایت کا ذخیرہ کامل ہو گیا۔ مگر ابھی اشاعت ناقص ہے۔ اور اس آیت میں جو منھم کا لفظ ہے۔ وہ ظاہر کر رہا تھا۔ کہ ایک شخص ایک زمانہ میں جو تکمیل اشاعت کے لئے موزون ہے مبعوث ہوگا۔ **جو آنحضرت کے رنگ میں ہوگا۔** اور اس کے دوست مخلص صحابہ کے رنگ میں ہوں گے"

۲۰۔ تریاق القلوب صـ۴۲ ضمیمہ ۵

"میری یہ دعا بدعت نہیں ہے۔ بلکہ ایسی دعا کرنا اسلام کی عبادت میں سے ہے۔ جو نمازوں میں ہمیشہ پانچ وقت پڑھی جاتی ہے۔ چونکہ ہم نمازیں یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اس دعا کا یہی مطلب ہے۔ کہ خدا سے ہم اپنی ترقی ایمان اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے چار قسم کے نشان چار کمال کے رنگ میں چاہتے ہیں۔ (۱) نبیوں کا کمال۔ (۲) صدیقوں کا کمال (۳) شہیدوں کا کمال۔ اور صلحاء کا کمال"

کیا اس عبارت میں حضرت مسیح موعودؑ نے اجرائے نبوت

(بقیہ مضمون دیکھو صفحہ ۱۲ کالم ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہودی مشن ہو

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(از ماسٹر محمد علی اظہر قادیان)

(بسلسلہ گذشتہ)

جھوٹ نمبر ۲۰ - مرزا صاحب۔ کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۴۶ سطر ۴)

ابو علیبدہ! حضرت مرزا صاحب یا تو مرتبع اپنی مطلب براری کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ یا جناب کو معلوم نہیں۔ کہ لغت کس جانور کا نام ہے۔ چھوٹے چھوٹے طالب علم بھی جانتے ہیں۔ کہ قمر چاند کا ذاتی نام ہے۔ اور ہلال اور بدر اسی کے وصفی نام ہیں۔ چنانچہ تاج العروس لغت کی مشہور کتاب میں لکھا ہے۔ الھلال غرۃ القمر وھی اوّل لیلۃ (یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے) قرآن شریف میں بھی ہلال کو قمر لکھا گیا ہے۔ خود مرزا صاحب کے صاحبزادے اور خلیفے مرزا محمود صاحب اخبار الفضل ۱۷ رجولائی ۱۹۲۸ء لکھتے ہیں "قمر ہلال نہیں ہوتا۔ مگر ہلال ضرور قمر ہوتا ہے۔ کیونکہ قمر چاند کا عام نام ہے۔ خواہ چاند پہلے دن کا ہو۔ یا دوسرے دن کا یا تیسرے دن کا" دیکھا حضرت مرزا صاحب کس شان اور رعب سے جھوٹ بولکر مطلب نکالا کرتے تھے"

اظہر۔ جب انسان اپنی بدفطرتی سے انبیاء اللہ کی مخالفت پر اڑ جاتا ہے۔ تو اس کے ایمان کے ساتھ اس کا علم بھی سلب ہو جاتا ہے۔ اور خواہ مخواہ بدحواسی کے ساتھ دور از کار باتوں میں الجھا پھرتا ہے۔ یہی نظارہ ہمیں میاں ابو علیبدہ صاحب کی ہستی میں نظر آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی اور عداوت کی وجہ سے ان کا علم بھی سلب ہو گیا ہے۔ اور حضور کے ایک عام فہم اور آسان اردو فقرے کے معنی سمجھنے سے بھی قاصر ہو گئے ہیں۔ پانچویں چھٹی جماعت کا معمولی طالب علم بھی حضور کے اس فقرہ یعنی "پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا" کے معنی یہی کریگا۔ کہ وہ پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ نہیں بولتا" یا "پہلی رات کے چاند کے لئے قمر کا لفظ استعمال نہیں کرتا" یا "پہلی رات کے چاند کو قمر کے نام سے نہیں پکارتا" اور اگلے جملے یعنی "بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے" کے معنی یہی کریگا۔ کہ "بلکہ وہ تین رات تک ہلال کہلاتا ہے" یا "بلکہ تین رات تک اس کو ہلال کے نام سے پکارا جاتا ہے" یا "بلکہ تین رات تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے" یعنی تین رات تک اہل لغت اور اہل زبان چاند کو ہلال کے نام سے پکارتے ہیں۔ قمر نہیں کہتے ؛

میاں ابو علیبدہ صاحب۔ اگر آپ کے خیال میں یہ جھوٹ ہے۔ جیسا کہ جھوٹ نمبر ۲۰ اس کا نام آپ نے رکھا ہے تو آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ آپ نظیریں پیش کرتے۔ کہ فلاں فلاں اہل لغت نے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق کیا ہے۔ یعنی اسے قمر کے نام سے پکارا ہے۔ یا فلاں فلاں اہل زبان نے پہلی رات کے چاند کو قمر کہا ہے۔ تب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ جھوٹ ثابت ہو جاتے۔ اور یہ بھی ثابت ہو جاتا۔ کہ حضور کو یہ معلوم ہی نہیں ہے۔ کہ لغت کس جانور کا نام ہے۔ مگر قابل حیرت بات یہ ہے۔ کہ آپ نے جس لغت نام کے جانور کو پیش کیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ اور آپ کی بدحواسی کا پتہ دیتا ہے۔ کہ خدا کے پیارے کے بغض و عناد میں آپ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ جو کچھ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ میں بھی وہی کچھ لکھ رہا ہوں۔ اور پھر اس کو جھوٹ بھی کہہ رہا ہوں۔

چنانچہ آپ نے تحریر کیا ہے۔ کہ "تاج العروس لغت کی مشہور کتاب میں لکھا ہے۔ الھلال غرۃ القمر وھی اوّل لیلۃ (یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے) جناب کے بیان فرمودہ ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہلال قمر کی پہلی رات کو کہتے ہیں۔ نہ کہ پہلی رات کے قمر کو۔ سبحان اللہ اسی علم کی بنا پر جناب کو اعتراضات کی لت پڑی ہوئی ہے۔ حالانکہ اصل ترجمہ یہ ہے۔ کہ ہلال قمر کی پیشانی کی چمک کا نام ہے۔ اور وہ چمک پہلی رات کی ہے۔ یعنی پہلی رات میں قمر کا جو حصہ چمکتا ہے۔ اس کو ہلال کہتے ہیں۔ اور یہ وہی بات ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ فرق صرف اتنا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے ذرا زیادہ تشریح کر دی ہے۔ اور صاحب لغت نے کم ؛

آگے آپ نے اور بے ہودہ سرائی کی ہے۔ یعنی لکھا ہے۔ کہ "قرآن شریف میں بھی ہلال کو قمر لکھا گیا ہے" مگر حوالہ دیتے وقت خدا جانے سانپ سونگھ گیا۔ یا پردہ دری کی ذلت سے قلم نے جواب دیدیا۔ اور الفضل کے حوالہ سے جو کچھ لکھا گیا ہے۔ اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کے ساتھ کسی قسم کا تعلق اور واسطہ ہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہ فرمایا ہے۔ کہ اہل لغت اور اہل زبان پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہتے۔ بلکہ ہلال کہتے ہیں۔ اور الفضل کا جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے۔ اس میں اہل لغت یا اہل زبان کا اس کے متعلق کیا دستور ہے۔ اس سے کوئی بحث نہیں ہے۔ کہ ہلال قمر ہوتا ہے یا نہیں۔ اور قمر ہلال ہوتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ یہ ایک علمی بحث ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمی نہیں بلکہ عملی واقعہ کے متعلق ذکر فرمایا ہے۔ کہ عملی طور پر پہلی رات کے چاند کو کیا کہا جاتا ہے۔ مگر آپ اپنی حواس باختگی کی وجہ سے علمی اور عملی معاملہ میں تمیز نہیں کر سکے۔ اور واضح طور پر اپنی جہالت کا مظاہرہ کیا ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداوند تعالیٰ نے تو پہلی رات کے چاند کو ہلال کے نام سے ہی موسوم کیا ہے۔ چنانچہ دیکھئے۔ یسئلونک عن الاھلۃ ط قل ھی مواقیت للناس والحج ۲/۸۹۔ تجھ سے دوسرے ہلالوں کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ کہدے کہ وہ لوگوں کے لئے اور حج کے لئے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یعنی ہر ہلال کے ظاہر ہونے سے مہینوں اور وقتوں کا اندازہ معلوم ہوتا ہے اور حج کے وقت کا بھی پتہ لگ سکتا ہے۔ اور یسئلونک عن الاھلۃ سے یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ اہل عرب پہلی رات کے چاند کو ہلال کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا اس نام پر اعتراض نہ کرنا۔ بلکہ اس کو صحیح تسلیم کر لینا اور اسے اندازۂ وقت کا ذریعہ بتانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہا جاتا۔ بلکہ ہلال ہی کہا جاتا ہے۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ فارسی میں کسی نے فرمایا ہے۔ ع

ہلال عید بر او ح فلک ہویدا شد

یہ نہیں لکھا۔ کہ

قمر عید بر او ح فلک ہویدا شد

اگر ایسا لکھتا۔ تو ضرور پڑھنے والے اسے بیوقوف کہتے۔ کیونکہ یہ عام بول چال اور روزمرہ محاورہ کے خلاف ہے ؛

اردو زبان میں بھی عربی کی پیروی میں پہلی رات کے چاند کو ہلال ہی کہتے ہیں۔ میں مثال کے طور پر ایک نظم پیش کرتا ہوں۔ عبد البازی عاصی۔ الہ آبادی کہتے ہیں ؎

ہم بے سر و سامان سہی آوقف غم و حرماں سہی
درد اپنا بے درماں سہی۔ گھر کلبۂ احزاں سہی
آ۔ اے ہلال عید آ

اے شرذہ بے تقنطوا۔ سرمایہ دار رنگ و بو
اے موج بحر آرزو۔ آ دیکھ خون آبرو
آ۔ اے ہلال عید آ

آشامتِ اعمال دیکھ۔ آثار اضمحلال دیکھ
احوال کے احوال دیکھ۔ اندوز و بار یال دیکھ
آ۔ اے ہلال عید آ

اک قوم ہے اب نیم جاں مٹنے کو ہے اک کارواں
اٹھنے کو ہے سر سے دھواں۔ آ دیکھ تو بھی یہ سماں
آ۔ اے ہلال عید آ

آ دیکھ اس کی پستیاں۔ سونی پڑی ہیں بستیاں
غیروں کی چیرہ دستیاں۔ اور اپنی فاقہ مستیاں
آ۔ اے ہلال عید آ

لغت تو آپ نے ہی پیش کر دی تھی۔ اور میں نے عربی۔ فارسی اور اردو زبان کی ایک ایک مثال آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ ان مثالوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا قول۔ کہ "کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے" بالکل صحیح ثابت ہوتا ہے۔ میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ آپ بھی ایک ایک مثال ان زبانوں سے جو اسلامی زبانیں ہیں۔ اس بات کی پیش کریں۔ کہ کسی اہل لغت اور اہل زبان نے پہلی رات کے چاند کو قمر کے نام سے پکارا ہو۔ اگر آپ اس کے لئے تیار ہوئے۔ تو آپ پر اچھی طرح سے واضح ہو جائیگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کس شان اور رعب کیساتھ صداقت کا اظہار کیا۔ اور آپ پر اپنا کاذب اور مفتری ہونا بھی کھل جائیگا ؛

جھوٹ نمبر ۳۲:۔ میں براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۲ کے حوالہ سے لکھا ہے "میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں" اور اپنی طرف سے تحریر کیا ہے۔ کہ "یہاں اعلان کرتے ہیں۔ کہ وہ امتی نہیں ازالہ صفحہ ۲۶۵ پر فرماتے ہیں "یہ ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح ابن مریم اسی امت کے شمار میں آگئے ہیں" ہے کوئی قادیانی یا لاہوری جو اس معمہ کو حل کرے۔ کہ حضرت عیسیٰ امتی بھی ہیں۔ اور امتی نہیں بھی ہیں "

اظہر۔ میاں ابو عبیدہ صاحب۔ یہ معمہ آپ کے یہودیانہ تخیل کا نتیجہ ہے۔ خداوند تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ ۲/۷۹۔ ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت اور رسوائی ہے۔ جو لکھتے اپنے ہاتھوں سے ہیں۔ پھر کہدیتے ہیں۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ جناب بھی لکھتے اپنی طرف سے ہیں۔ اور حوالہ ازالہ صفحہ ۲۶۵ کا دیکر منسوب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کر دیتے ہیں۔ پس یاد رکھیں۔ آپ کے لئے بھی ویل ہے۔ ایک اور جگہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریأ فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا ۴/۱۱۲ اور جو کماوے کسی خطا یا گناہ کو پھر اس کو کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے۔ تو اس نے اٹھایا بڑا بہتان اور صریح گناہ۔ یہ ہے میاں ابو عبیدہ صاحب آپ کے معمہ کا حل۔ (باقی دارد)

(بقیہ مضمون صفحہ ۱۲)

۲۶۔ تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۷۔

"جیسا کہ قرآن شریف میں اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ یہ کہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرت کے صحابہ میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں۔ جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اسکی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم و تربیت پاویں۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم (امت محمدیہ) میں ایک نبی ہوگا "

اب تک میں وہ حوالجات درج کر چکا ہوں۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے معمولی الفاظ میں اجرائے نبوت اور اپنے تئیں نبی ثابت فرمایا ہے۔ اگلے پرچے میں انشاء اللہ وہ حوالجات درج کروں گا۔ کہ جن میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے تئیں حضرت مسیح ناصری سے افضل ثابت فرمایا ہے۔

(عبد الشکور اختر جنوری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ڈاکٹر محبوب عالم مرحوم امرتسری

ڈاکٹر صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے اصحابی تھے۔ اور جنہوں نے ۱۲ر مئی ۱۹۳۳ء کو بعد چھ ماہ کی مسلسل علالت کے تقریباً ساٹھ برس کی عمر میں اس دار فانی سے عالم جاودانی کی طرف انتقال فرمایا (انا للہ وانا الیہ راجعون) ان کے مختصر حالات جن کا کسی حد تک مجھے علم ہے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:۔

قبولیت احمدیت

کی سعادت قاضی فیملی میں سب سے پہلے ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ہی کو حاصل ہوئی۔ مرحوم نے مجھ سے بیان کیا تھا۔ کہ میں لاہور میں پڑھا کرتا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے متعلق معلوم ہوا۔ اور حضرت اقدس کے نورانی چہرہ کو دیکھکر میں نے پہچان لیا۔ کہ یہ منہ جھوٹے انسان کا نہیں ہوسکتا۔ بلا کسی قسم کی تاخیر کے میں نے حضرت اقدس کی بیعت کی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ کہ ہر چہار طرف سے سخت سے سخت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے غلاموں کی مخالفت کی جارہی تھی۔ اور مجھے خیال ہوتا تھا۔ کہ مبادا میرے والد صاحب یعنی ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم اور میرے دادا مخالفت نہ کریں۔ مگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہوا۔ کہ خود دادا مرحوم اور والد صاحب مرحوم تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بیعت سے مشرف ہوگئے۔ اور اس طرح تمام خاندان میں احمدیت پھیل گئی۔ اور اب تک پانچ پشت احمدیوں کی اس خاندان میں ہوگئیں۔ جس پر مرحوم بہت ہی خوش ہوا کرتے تھے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی دولت عطا کردی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اس فضل پر آپ بطور تحدیث نعمت اکثر ذکر فرمایا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ مرحوم احمدیت کو کس قدر عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے تھے۔

ملازمت

ڈاکٹر محبوب عالم صاحب کی خدمات گورنمنٹ کی طرف سے ریاست جے پور کو ۱۹۰۰ء میں منتقل کردی گئی تھیں۔ اور یہ وہ زمانہ تھا۔ بلکہ ہندوستان کے طول و عرض میں طاعون پھوٹ پڑی تھی۔ اور انسدادی تدابیر اختیار کی جارہی تھیں۔ چنانچہ مرحوم کی تعیناتی جے پور اسٹیشن پر پلیگ ڈیوٹی پر کی گئی۔ جہاں آپ نے بڑی بے لوثی کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کو انجام دیا۔ اور بنی نوع انسان کی خدمات کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ تقریباً دو سال اسی ڈیوٹی پر رہے۔ اور پھر سانبھر جھیل کو تبادلہ ہوگیا۔ تین ساڑھے تین سال بعد سانبھر سے میوہاسپٹل جے پور کو تبادلہ ہوگیا۔ آپ نے میوہاسپٹل میں تقریباً سات سال کام کیا۔ اور پھر وہاں سے موتی کٹڑہ ڈسپنسری کے انچارج ہوکر آئے۔ اور آخر پنشن اوسی ڈسپنسری سے لے کر بڑی نیکنامی کے ساتھ ۱۹۲۹ء میں ملازمت کے بار سے سبکدوش ہوئے۔

مخلوق خدا کیساتھ حسن سلوک

ڈاکٹر صاحب کو میں ۱۹۰۷ء سے جانتا ہوں۔ جبکہ وہ میوہاسپٹل میں تھے۔ اور ۱۹۰۸ء سے میں سانبھر محکمہ نمک میں ملازم ہوکر اب تک رہتا چلا آیا ہوں۔ میں اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر کہتا ہوں۔ کہ کیا جے پور میں اور کیا سانبھر میں ہر ایک جگہ جہاں مرحوم رہے۔ ہر قسم کے آدمیوں کو خواہ امیر ہو یا غریب۔ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ مرحوم کا مداح ہی پایا۔ اور اس کی خاص وجہ یہ تھی۔ کہ مرحوم کے دل میں اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر رہا تھا۔ آپ کے زیر علاج جو بھی مریض رہا۔ آپ نے اس کا علاج دل سے کیا۔ اور کبھی لالچ اور طمع کو دل میں جگہ نہ دی۔ بلکہ مرض کی اہمیت کے اعتبار سے مریض کو سنبھالتے تھے۔ اور اپنے فرصت کے اوقات میں بلا اخذ فیس انہیں کے مکان پر پہنچکر دیکھتے بھالتے۔ اور ضروری ہدایات دیا کرتے۔ لوگوں کے تعلقات ڈاکٹر صاحب سے بحیثیت ایک ڈاکٹر ہی کے نہ تھے۔ بلکہ لوگ ان کو صاحب والے اور بہترین مشیر اور اپنا ہمدرد خیال کیا کرتے تھے۔ اور یہ واقعہ ہے۔ کہ جس شخص کو وہ سچائی پر دیکھتے اور مظلوم پاتے اس کی اعانت مقدور بھر کرتے۔ اور چونکہ حکام ان کو ایک بے نفس اور مخلص انسان سمجھتے تھے۔ ان کی کہی ہوئی بات کی توقیر کیا کرتے تھے۔ اور لوگوں کے معاملات میں سفارش کرتے۔ تو ہمیشہ سچائی پر ہونے والے لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے۔ اور جھوٹ کا کبھی ساتھ نہ دیتے۔ اور صاف لفظوں میں مجبوری ظاہر کردیتے۔ بلکہ ایسے آدمی کو بہتر مشورہ دیتے۔ جو اپنے نزدیک مفید خیال کرتے

اشاعت احمدیت کیلئے جوش

بحیثیت ڈاکٹر ہونے کے مرحوم جہاں لوگوں کے امراض جسمانیہ کا علاج کرتے اور دنیاوی امور میں اعانت فرماتے۔ وہاں تبلیغ احمدیت کا جوش بھی قدرت نے ان کی فطرت میں ودیعت کیا ہوا تھا۔ اور ان کی تبلیغ کا طریق عملی تھا۔ یعنی اعلیٰ اخلاق کے ذریعہ۔ آپ چونکہ بہت کم سخن واقع ہوئے تھے۔ لمبی بحثوں سے اجتناب کیا کرتے۔ اور اخبارات اور سلسلہ کا لٹریچر لوگوں میں تقسیم کرتے

تبلیغ کے اثرات

چنانچہ اسی تبلیغ حق کا یہ اثر تھا۔ کہ راجپوتانہ میں احمدیت کی اشاعت آپ ہی کے ذریعہ ہوئی۔ گو صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی اس سے قبل بحث کرکے جے پور کے باشندگان کو یہ پیغام دیا تھا کہ امام مہدی کا ظہور ہوگیا۔ مگر اس زمانہ میں اس نواح میں کوئی متنفس احمدی نہ ہوا تھا۔ ہاں ڈاکٹر صاحب مرحوم کی تشریف آوری کے بعد سب سے پہلے سانبھر میں قاضی برکات النبی صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسر شہر قاضی سانبھر اور قاضی رحمت اللہ صاحب ۱۹۰۳ء میں بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے اور جے پور میں بابو محمد عثمان صاحب اور غالباً ڈاکٹر محمد عمر صاحب جذب اور بتوسط بابو محمد عثمان صاحب خاکسار راقم الحروف کو بھی بیعت کی توفیق حاصل ہوئی۔ سلسلہ عالیہ کا لٹریچر مرحوم کے ہاں سے لاکر مجھے بابو صاحب دیا کرتے تھے۔ اور جن کو پڑھکر احمدیت کی طرف حسن ظن ہو گیا تھا۔ مگر بیعت کی توفیق ۱۹۰۸ء میں ملی۔ مگر شک ہے۔ کہ خاکسار کی بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سے ابتداً ہوئی۔ اور اس طرح اس خاکسار کی بیعت میں بھی بالواسطہ ڈاکٹر صاحب مرحوم کا ہی ہاتھ کام کر رہا تھا ؛

سلسلہ کی خدمات

کے انجام دینے میں آپ نے کبھی کوتاہی نہیں کی۔ اور مرکز سے جو تحریک بھی شائع ہوتی اس میں پورے جوش کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ مرکز سے جس قدر اخبارات اور میگزین اور رسالے شائع ہوتے رہے ہیں۔ آپ سب کو خرید فرماتے۔ اور جو کتاب بھی مرکز سے شائع ہوتی ضرور منگاتے۔ اور کئی کئی نسخے منگاتے اور لوگوں کو تقسیم کر دیا کرتے۔ اور آپ کے اس جوش کو دیکھکر یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا آپنے اپنی زندگی کا مقصد وحید احمدیت ہی کو سمجھا ہے۔ اور جو جذبہ آپ کے اندر کام کر رہا تھا۔ وہ دل سے چاہتے تھے۔ کہ میری اولاد اور رفقاء میں بھی تبدیلی پیدا ہو جاوے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آرزو کو پورا کیا۔ اور بفضلہ آپ کے ہر ایک فرزند اس جذبہ سے باپ کی طرح مجذوب ہے۔ وعلیٰ ہذا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس میں اور برکت دے۔ اور مرحوم کی دلی تمنا کے مطابق یہ بچے دن دونی رات چوگنی ترقی کریں ؛

مردم شناسی

گو مرحوم بہت ہی سادہ طبیعت واقع ہوئے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردم شناسی کا خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ اور آپ تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد ہی سمجھ لیا کرتے تھے۔ کہ یہ کس طرز کا انسان ہے۔

ضمیر کی آواز

اور جس بات کے کرنے پر دل کھٹکتا ہو۔ آپ اس کو کبھی نہیں کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ کہ ضمیر کی آواز کو دبا کر کسی کام کو کرنا میرے نزدیک دل میں تیرگی پیدا کرتا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے وہ کسی کی نو منہ ولائم کی پرواہ نہ کرتے۔ اور نہ کبھی مداہنت سے کام لیتے۔ بلکہ صاف لفظوں میں معافی مانگ لیتے اس عادت نے ان کے قلب میں ایسا نور فراست پیدا کر دیا تھا۔ کہ پیچیدہ معاملات کو بآسانی سلجھا لیا کرتے تھے ؛

متفرق واقعات

اخلاقی جرأت اور رعب حق

قاضی برکات الٰہی صاحب مرحوم کے احمدی ہونے پر سانبھر کے مسلمانوں میں خاص جوش پھیل گیا۔ اور لوگ ڈاکٹر صاحب کے خلاف نقصان رسان پروپیگنڈا کرنے لگے۔ گمنام عرضیاں افسران بالا کو دیں۔ اور جامع مسجد میں سینکڑوں آدمیوں کے مجمع میں اشتعال پیدا کرنے والی تقریریں یہاں کے علماء نے کیں۔ آپ نے یہ معلوم کر کے کہ جامع مسجد میں احمدیت کے خلاف تقریریں کی جا رہی ہیں۔ تن تنہا جامع مسجد سانبھر میں پہنچ گئے۔ آپ کو دیکھتے ہی لیکچرار اور لوگوں کے دلوں پر حق کا رعب کچھ ایسا طاری ہوا۔ کہ لیکچرار آپ کے سامنے تقریر نہ کر سکا۔ اور آخر تھوڑی دیر بعد بیٹھ گیا۔ اور چاپلوسی کرنے لگا۔ ادھر لوگ ایک ایک کر کے کھسک گئے۔ اور اس طرح اس طوفانی بدتمیزی کا خاتمہ ہوا۔ جو یہاں کے مقامی لوگوں نے اسوقت اٹھایا تھا۔ گو ڈاکٹر صاحب بوجہ اپنی کم سخنی کے ان لوگوں کے سامنے تقریر نہ کر سکتے تھے۔ مگر اس موقعہ پر آپ نے نہایت جرأت سے کام لیا۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت کچھ ایسے طور پر شامل حال ہوئی۔ کہ باوجود ظاہری علوم میں پیچھے ہونے کے یہ لوگ ڈاکٹر صاحب سے کچھ ایسے مرعوب ہوئے۔ کہ ان کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور تھوڑی دیر میں حالات پر قابو حاصل کر لیا گیا ؛

غربا کے ساتھ ہمدردی

ایک بار مرحوم اپنی سواری گاڑی پر مجھے اپنے مکان پر پہنچانے آ رہے تھے۔ کہ راستہ میں ایک شخص سخت پریشانی کی حالت میں دوڑتا ہوا آیا۔ اور گاڑی کو دور سے ٹھیرانا چاہا۔ آپ نے گھوڑے کو روکا اور دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے۔ اس پر اس شخص نے ظاہر کیا۔ کہ میری اہلیہ کی نہایت ہی نازک حالت ہے۔ میں غریب آدمی ہوں۔ میں غریب آدمی ہوں حضور ہی کو مکان سے بلانے جا رہا تھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔ تو اس شخص نے عرض کیا کہ میرا مکان بہت ہی قریب ہے۔ حضور مریضہ کو پہلے ملاحظہ فرمالیں۔ اس شخص کے اس اضطراب کو دیکھکر مرحوم نے میری طرف دیکھا۔ کیونکہ مجھے بھی خاص ضرورت کی وجہ سے جلد پہنچنا تھا اور دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو دیر تو نہ ہو جاویگی۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ جو کچھ ہو۔ پہلے اس مریضہ کو دیکھ آویں۔ تو فرمانے لگے۔ کہ میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں۔ یہ کہکر اس شخص کے ساتھ ہو گئے۔ اور مریضہ کو دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بوجہ اسقاط حالت نازک ہے۔ آپ نے نسخہ تحریر فرمایا۔ اور تاکید کی کہ شفاخانہ جلد جا کر دوا لاؤ۔ اور میں واپسی پر پھر آتا ہوں۔ اس شخص نے دو روپیہ فیس پیش کی۔ مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا۔ کہ جلد جا کر دوا لاؤ۔ اور مریضہ کو دو۔ اس شخص نے اصرار کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے دن میں کئی بار آنا پڑیگا۔ تم مجھے فیس کہاں تک دوگے۔ اور تم غریب آدمی ہو۔ تم کو تنخواہ صرف نو روپیہ ہی تو ملتی ہے۔ اور ابھی وقت آتا ہے۔ کہ تم کو مریضہ کو دودھ پلانا ہوگا۔ یہ خرچ اس وقت کے لئے اپنے پاس رکھو۔ میں تم سے فیس نہ لوں گا۔ یہ فرمایا۔ اور گاڑی کو روانہ کر دیا۔ اور چلتے ہوئے پھر جلد دوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لانے کی تاکید فرمائی۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مرحوم نے اسی مریضہ کو اسی روز تین بار دیکھا۔ اور جب تک اطمینان نہ ہوگیا۔ برابر دو تین روز مریضہ کو دیکھنے بلا اخذ فیس جاتے رہے ؛

احمدیوں کیساتھ محبت

کا یہ عالم تھا۔ کہ وہ ہر احمدی کا احترام ایک خدائی نشان سمجھ کر فرمایا کرتے تھے۔ اور جس طرح اقرباء میں باہم مودت و الفت ہوا کرتی ہے۔ مرحوم کے احمدیوں کے ساتھ اسی قسم کے تعلقات ہوا کرتے تھے۔ ہر مقامی احمدی آپ کے گھر کو اپنا گھر سمجھتا تھا۔ بالخصوص قاضی رحمت اللہ صاحب کے ساتھ خاص ہمدردی کا اظہار فرمایا کرتے۔ اور ان کی ہر طرح امداد فرماتے۔ اور ناز برداری کرتے ؛

آپ بیتی

مجھے جب ۱۹۱۸ء میں ڈبل نمونیہ ہوا۔ اور سرسام ہوگیا۔ تو رات کو دو بجے کے قریب اخی المعظم نور احمد صاحب ڈاکٹر کی خدمت میں گئے۔ اور بلا کر لائے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ میری حالت کو دیکھکر مرحوم فرطِ غم سے آبدیدہ ہوگئے۔ جس پر تمام گھر والوں میں کہرام مچگیا اور مرحوم نے میرے بھائیوں سے فرمایا۔ کہ اللہ کا علاج کرو۔ یعنی صدقات دو۔ حالت واقعی نازک ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ دعائیں کرو۔ یہ کہکر آپ گاڑی پر سوار ہو کر چلے گئے۔ اور آدھ گھنٹہ بعد ہی ڈاکٹر بھولا ناتھ صاحب۔ ڈاکٹر فتح محمد صاحب مرحوم اور ڈاکٹر امرناتھ صاحب کو اپنے ساتھ لائے۔ اور میری حالت کو ملاحظہ کرایا۔ اور بعد بسیار غور و فکر کے علاج کرایا گیا۔ مجھے جب صحت ہونے پر یہ حال معلوم ہوا۔ تو میں نے مرحوم سے اس کا سبب دریافت کیا۔ کہ آپ نے خود علاج کیوں نہ کیا۔ تو فرمانے لگے۔ جذبات مجھ پر غالب آگئے تھے۔ اور مجھے اندیشہ اپنے متعلق یہ پیدا ہوگیا تھا۔ کہ شاید میں تشخیص کرنے اور دوا تجویز کرنے میں اس وقت غلطی کر بیٹھوں۔ اور وقت بہت نازک تھا۔ اس لئے میں نے ان لوگوں کو شریک کر لیا۔ ادھر یہ جدوجہد اور ادھر بوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت بابرکت میں روزانہ تار و خطوط کے ذریعہ دعا کی تحریک فرماتے رہے۔

۱۹۳۱ء میں جب میری اہلیہ تپ دق میں مبتلا ہوئی ہیں۔ تو معہ ہر دو فرزندان کے جو ڈاکٹر ہیں۔ مرحوم کے علاج میں دل سے مصروف رہے۔ اور مریضہ کو شہر سے باہر جنگل میں ایک باغیچہ میں رکھا جو بوجہ ریتلی جگہ ہونے کے راستہ دشوار گذار تھا۔ مگر مرحوم بطور خود بیل گاڑی کا انتظام فرما کر اس جگہ پہنچتے۔ اور انجکشن کرتے۔ گائیاں دودھ کے لئے میرے پاس بھی موجود تھیں۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اپنی خاص گائے وہاں بھیجدی۔ میں جب ایک ماہ کے لئے قادیان ضروری اسی زمانہ میں جا کر رہا۔ تو میری اہلیہ مرحومہ کو برابر اسی طرح سنبھالتے رہے اور جب انتقال مرحومہ کا ہوا۔ تو شب کو معہ تمام فرزندوں کے اسی مقام پر پہنچکر تجہیز و تکفین و نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اور رات کا بڑا حصہ اسی جنگل میں گذارا ؛

مرحوم کی مروّت

کا یہ حال تھا۔ کہ جس نواح میں آپ رہتے تھے۔ وہاں کے رہنے والوں کا علاج بلا اخذ فیس کیا کرتے۔ اور آپ ملنے والوں کے دوست احباب کا بھی اسی طرح احترام فرماتے۔ جس طرح کہ خود اپنے احباب کا۔ چنانچہ جب کبھی میرے محلہ والوں میں سے آپ کے پاس علاج کے لئے کوئی جاتا۔ تو آپ بغیر اس کے بلائے ہوئے مکان پر پہنچ جاتے اور جو بلا کر لاتا اس کے بھی پہنچتے۔ مگر فیس نہ لیتے حالانکہ میں اکثر کہتا بھی تو ہنس دیا کرتے۔ اور فرماتے فیس لینے کو اور بھی بہت ہیں۔ ۱۹۳۱ء میں جب میں قادیان تقریباً ایک ماہ رہا ہوں۔ اس وقت مجھے زبانی میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق اور مکرمی قاضی اکمل صاحب سے مرحوم کے حسن سلوک کا حال معلوم ہوا۔ حالانکہ مجھے اس سے کہیں زیادہ حال معلوم تھا۔ یہ مجھے بتلایا گیا۔ مرحوم کا سلوک باعتبار انسان ہونے کے غیروں کے ساتھ ہمدردانہ اور بغیر کسی نفسانی غرض کے ہوا کرتا تھا تو پھر بھلا دیار محبوب کے بسنے والوں کے ساتھ کیوں نہ ہمدردانہ سلوک ہوتا ؟

ایک خاندان کو ہلاکت سے بچایا

مسٹر شوکت علی صاحب ایم۔ اے۔ جو آج کل وائس پرنسپل عربیہ کالج دہلی ہیں۔ اور جن کی تعلیم میں مرحوم کی اعانت و امداد کو بہت بڑا دخل رہا ہے۔ اور جو مرحوم کے مکان کے قریب ہی رہتے تھے۔ انہوں نے مرحوم کے پنشن لینے پر ٹی پارٹی کے موقعہ پر اپنا ایک واقعہ سنایا۔ جن کو معلوم کر کے حاضرین ڈاکٹر صاحب کے اعلیٰ اخلاق سے بہت ہی متاثر ہوئے۔ اور وہ اس طرح پر تھا۔ کہ ایک سال موسم برسات میں بارشیں کثرت سے جے پور میں ہوئیں۔ اسی موسم میں ایک شب بوجہ کثرت بارش اس مکان کی چھت جس میں مسٹر موصوف معہ اپنے والدین اور دوسرے چھوٹے بہن بھائیوں کے فروکش تھے۔ یکایک گر گئی۔ رات کے دو تین بجے کا وقت تھا۔ مرحوم نے یہ آواز سنی اور بے تحاشا نائٹ ڈریس ہی میں یعنی تہبند اور قمیص لپٹے ہوئے دوڑ کر اس جگہ پہنچ گئے۔ اور ہسپتال کے ملازمین اور اپنے فرزندوں کو ساتھ لے کر اپنے ہاتھوں سے گرے ہوئے پتھروں کو آن کی آن میں اٹھایا۔ اور دبے ہوئے لوگوں کو پتھروں کے انبار سے نکالا۔ اور ان سب کو اپنے گھر پر بھیجدیا۔ جہاں مسٹر موصوف معہ اپنے اقارب کے کئی روز تک رہتے رہے۔

مرض الموت

گذشتہ ماہ رمضان میں آپ کو قلبی دورے پڑنے لگے۔ اور ایک بار حالت بہت ہی نازک ہوگئی۔ تو لاہور سے مکرمی ڈاکٹر محمد بشیر صاحب کو اور فیروزپور سے مکرمی محمد شریف صاحب کو اور سانبھر سے مجھے بلایا۔ مرحوم کو مجھ سے اس قدر محبت تھی۔ کہ اس دورہ کی حالت میں بار بار یاد فرماتے تھے۔ اور میں جب پہنچا ہوں۔ اور دو روز مقیم جے پور میں رہا۔ تو پھر فرماتے تھے۔ کہ میں اب اچھا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے لئے دعا کرتے رہنا۔ اور پھر آپ کو ڈاکٹر میاں محمد بشیر صاحب لاہور لے گئے۔ جہاں پہنچکر حالت زیادہ نازک ہوئی۔ حتیٰ کہ ۱۲ مئی کو ان کا انتقال ہوگیا۔ اور اس دار فانی سے رخصت ہوکر اپنے مولا کے پاس چلے گئے۔ اور ہم لوگوں کو داغ مفارقت دے گئے ؎

اے خدا بر تربتش باران رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

(خادم عبدالغفور احمدی انسپکٹر محکمہ نمک کھیوڑہ جہلم)

(بقیہ مضمون صفحہ ۶)

ثابت نہیں کیا؟ ضرور ثابت کیا ہے۔ مگر وہ لوگ سمجھتے ہیں جن کے دل تعصب کی لعنت سے نجات حاصل کرکے محبت کی لڑی میں پروے گئے ہیں"

۲۱۔ تجلیات الٰہیہ صفحہ ۸ و ۹

"وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف طاعون ملک کو کھا رہی ہے۔ اور دوسری طرف ہیبتناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش کرو۔ کہ شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہوگیا ہو۔ جس کی تکذیب کر رہے ہو۔ اب صدی ہجری کا بھی چوبیسواں سال ہے۔ بغیر قائم ہونے کسی مرسل کے تم پر یہ وبال کیوں آگیا۔ جو ہر سال تمہارے دوستوں کو تم سے جدا کرتا ہے۔ اور تمہارے پیاروں کو تم سے علیحدہ کرکے داغ جدائی تمہارے دلوں پر لگاتا ہے۔ آخر کچھ بات تو ہے۔ کیوں تلاش نہیں کرتے۔ اور کیوں تم آیت بالا موصوفہ میں غور نہیں کرتے۔ جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنی ہم کسی بستی پر غیر معمولی عذاب نازل نہیں کرتے۔ جب تک ہم ان پر اتمام حجت کے لئے رسول نہ بھیج دیں"

اس مختصر عبارت میں حضرت مسیح موعودؑ نے غیر احمدیوں کے سامنے اپنی نبوت کی صداقت کے دو نشان تحدی کے ساتھ پیش کئے ہیں۔ پہلا طاعون والی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ اور دوسرا نشان زلزلہ کی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ اور قرآن کریم کی آیت وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا سے ثابت کیا ہے۔ کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے رسول بناکر بھیجا ہے۔ اس لئے یہ دو قسم (طاعون اور زلزلہ) کا عذاب تم پر نازل ہوا ہے اور اگر تم میں میں نبی ہوکر نہ آتا۔ تو یہ عذاب بھی مندرجہ بالا آیت کے مطابق نہ آتے۔ مگر کاش کہ تم (اہل پیغام) کجی کو چھوڑ کر راہ راست اختیار کرنے سے کوسوں دور بھاگتے ہو۔ اب خدا ہی تم کو ہدایت دے۔ تو دے۔ ورنہ تم تو روز بروز تاریکی اور گمراہی کی طرف قدم بڑھائے چلے جارہے ہو۔ دیکھئے حضور آگے فرماتے ہیں:۔

۲۲۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲

"کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی وھم من بعد غلبھم سیغلبون۔ خدا نے لکھ چھوڑا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد جلد غالب ہوجائینگے (حاشیہ) اس وحی الٰہی میں میرا نام رسل رکھا ہے"

۲۳۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۷

"خدا تعالیٰ اپنے کلام عزیز میں فرماتا ہے۔ کہ ہر ایک مومن پر غیب کامل کے امور ظاہر نہیں کئے جاتے۔ بلکہ محض ان لوگوں پر جو اصطفا اور اجتبیٰ کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک جگہ فرماتا ہے لا یظھر علیٰ غیبہ احدا الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی اللہ تعالیٰ غیب پر کسی کو غالب نہیں ہونے دیتا۔ مگر ان لوگوں کو جو اس کے رسول اور اس کی درگاہ کے پسندیدہ ہوں"

اسی آیت کو حضرت مسیح موعودؑ مندرجہ ذیل عبارت میں اپنے اوپر چسپاں فرماتے ہیں:۔

۲۴۔ نزول المسیح صفحہ ۳ و ۴

"کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ یعنی خدا نے ابتدا سے لکھ چھوڑا ہے۔ اور قانون اور اپنی سنت قرار دیدیا ہے۔ کہ وہ (خدا) اور اس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔ مگر بغیر کسی نئی شریعت۔ نئے دعویٰ اور نئے نام کے"

آگے دیکھئے کس قدر وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

۲۵۔ ایک غلطی کا ازالہ

"خلاصہ کلام یہ کہ بروزی طور کی نبوت اور رسالت سے ختمیت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ اور حضرت مسیح ناصری کے نزول کا خیال جو مستلزم تکذیب آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ہے۔ وہ ختمیت کی مہر کو توڑتا ہے۔ اور اس معقول اور خلاف عقیدہ کا تو قرآن شریف میں بھی نشان نہیں۔ اور کیونکر ہوسکتا ہے۔ کہ وہ آیت ممدوحہ بالا کے صریح برخلاف ہے۔ لیکن ایک بروزی نبی اور رسول کا آنا قرآن شریف سے ثابت ہو رہا ہے جیسا کہ وآخرین منھم سے ظاہر ہے۔ اس آیت میں ایک لطافت بیان یہ ہے۔ کہ اس کے گروہ کا ذکر تو اسی گروہ میں کیا گیا ہے۔ جو صحابہ میں سے ٹھیرائے گئے۔ لیکن اس جگہ اس مورد بروز کا ذکر بتصریح نہیں کیا یعنی مسیح موعودؑ کا جس کے ذریعہ سے وہ لوگ صحابہ ٹھیرائے۔ اور صحابہ کی طرح زیر تربیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھے گئے۔ اس ترک ذکر میں یہ اشارہ مطلوب ہے۔ کہ مورد بروز حکم نفی کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لئے اس کی بروزی نبوت اور رسالت سے مہر ختمیت نہیں ٹوٹتی۔ ..... اور اسی طرح آیت انا اعطیناک الکوثر میں ایک بروزی وجود کا وعدہ دیا گیا ہے۔ جس کے زمانہ میں کوثر ظہور میں آئیگا۔ یعنی دینی برکات کے چشمے بہ نکلیں گے"

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وفات مسیح اور اجراء نبوت ثابت کیا ہے۔ اور خاتم النبیین سے تشریعی نبوت کی نفی اور غیر تشریعی نبوت کا اثبات ثابت فرمایا ہے:۔ (باقی مضمون دیکھو صفحہ ۸ کالم ۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصیت نمبر ۳۸۹۰

منکہ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم قوم ڈار عمر تخمیناً ۲۵ سال بیعت ۱۹۲۱ء ساکن دولت نگر۔ ڈاک خانہ خاص۔ تحصیل و ضلع گجرات پنجاب۔ آج مورخہ ۱۳-۲/۳۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ +

میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد صرف میرا زیور جو مجھے حق مہر میں ملا ہوا ہے۔ قیمتی تخمیناً مبلغ دو صد روپیہ ہے +

گواہ شد:۔ فضل احمد۔ اے ڈی۔ آئی۔ کھاریاں۔ ضلع گجرات ۱۴-۳/۳۳ + العبد:۔ سلمہ بی بی زوجہ محمد ابراہیم پوسٹمین لالہ موسیٰ۔ ضلع گجرات + گواہ شد:۔ محمد ابراہیم خاوند موصیہ +

وصیت نمبر ۳۷۹۸

منکہ شیخ محمد ولد پنوں خاں قوم راجپوت بھٹی پیشہ مدرس عمر قریباً ۳۲ سال تاریخ بیعت ۲۷ دسمبر ۱۹۱۷ء ساکن دلب پور ڈاک خانہ تحصیل زیرہ۔ ضلع فیروزپور۔ آج مورخہ ۱۹-۱/۳۳ بقائمی ہوش و حواس۔ بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میرے پاس صرف تین گھماؤں چاہی اور کچھ بارانی زمین ہے۔ جس کا کھاتہ میرے نام ہے۔ مگر ان تین گھماؤں سے ایک گھماؤں بعوض مہر اپنی بیوی کو دے رکھی ہے۔ باقی دو گھماؤں میں سے میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ جسکی قیمت موجودہ زمانہ کے لحاظ سے ہمارے گاؤں میں ایک صد روپیہ فی گھماؤں ہے۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۱۳ روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا +

گواہ شد:۔ عبد الخالق مہتمم مہمان خانہ۔ بقلم خود + العبد:۔ شیخ محمد مولوی عالم +
گواہ شد:۔ محمد طفیل خان۔ ایم۔ ڈی۔ ٹیچر مدرسہ احمدیہ۔ بقلم خود +

وصیت نمبر ۳۷۰۳

منکہ مسمات اللہ رکھی زوجہ شیخ نور احمد خانصاحب قوم لگے زئی پٹھان پیشہ عمر باسٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن بٹالہ ڈاک خانہ بٹالہ تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور آج مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مکان و زمین مالیتی قریباً اڑھائی ہزار/۲۵۰۰ روپیہ۔ جو مجھے میرے مرحوم خاوند کی جائداد کے آٹھویں حصہ میں ملی ہے۔ اور اس کا دسواں حصہ یعنی مبلغ دو صد پچاس روپیہ میں وصیت کے منظور ہونے پر اپنی اولاد سے وصول کر کے داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرونگی +

گواہ شد:۔ نواب الدین چیف سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ علاقہ فیروزپور ۲۸-۸/۳۲ +
العبد:۔ نشان انگوٹھا مسمات اللہ رکھی موصیہ مذکور + گواہ شد:۔ Zafar Haq Khan

وصیت نمبر ۳۹۱۰

منکہ بابو عبد الکریم ولد محمد الدین صاحب قوم ارائیں عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء ساکن مندر کلاں ڈاک خانہ میانوانی تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور آج مورخہ ۲۴-۳/۳۳ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں +

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۳۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کیوقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ فقط المرقوم ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء +

گواہ شد:۔ تاج الدین بقلم خود جلال آباد + العبد:۔ عبد الکریم احمدی ڈسپنسر شفاخانہ جلال آباد تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور + گواہ شد:۔ نواب الدین جنرل سیکرٹری علاقہ فیروزپور +

وصیت نمبر ۳۷۰۱

منکہ سائرہ بی بی زوجہ عبد القادر قوم راجپوت عمر ۴۰ سال سکنہ بابا بکالہ ڈاک خانہ خاص۔ تحصیل و ضلع امرتسر آج مورخہ ۲۳-۷/۳۲ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ صرف مبلغ ۲۰۰/ روپیہ کا مہر ہے۔ علاوہ اس کے اور کوئی جائداد منقولہ و

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر منقولہ نہیں ہے ✦ العبد:۔ مستغاث سائرہ بی بی زوجہ عبدالقادر۔ ذات راجپوت ساکن بابا بکالہ۔ ضلع امرتسر ✦ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن ولد غلام قادر ذات راجپوت۔ سیکرٹری جماعت احمدیہ بابا بکالہ۔ ضلع امرتسر ✦

گواہ شد:۔ منشی عبدالقادر ولد محمد بخش ذات راجپوت۔ ساکن بابا بکالہ ضلع امرتسر۔ بقلم خود

وصیت نمبر ۳۹۰۷

منکہ سکینہ بی بی بیوہ کریم بخش درزی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن سیالکوٹ۔ آج مورخہ ۱۰/۳۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت مبلغ ۸۰۰۰/- آٹھ ہزار روپیہ نقد ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد از قسم زیور یا مکان نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی ذریعہ آمد ہے میں اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ تعالیٰ اس حصہ یعنی دو ہزار روپیہ ادا کر دونگی۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ✦

العبد:۔ سکینہ بی بی بیوہ ماسٹر کریم بخش۔ نشان انگوٹھا ✦

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد الدین۔ احمدی سب اسسٹنٹ ہیلتھ افسر۔ سیالکوٹ ✦

گواہ شد:۔ مسعود عزیز طالب علم۔ بی۔ اے کلاس۔ پسر موصیہ ✦ گواہ شد:۔ مرزا احمد بیگ امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ ✦ گواہ شد:۔ نظام الدین سیکرٹری وصایا۔ انجمن احمدیہ سیالکوٹ

وصیت نمبر ۳۶۹۷

منکہ سعیدہ بیگم زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۲۵ سال ساکن پانڈی چوری ڈاک خانہ سید والا تحصیل ننکانہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ آج مورخہ ۵/۳۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ✦

میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ جو زیور کی صورت میں گیارہ سو روپیہ ۱۱۰۰/- جس میں مہر شامل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کی مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھ دیا ہے۔ تاکہ سند رہے ✦

گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر۔ سیکرٹری وصایا۔ پنڈی چوری بقلم خود ✦

العبد:۔ سعیدہ بیگم نشان انگوٹھا ✦ گواہ شد:۔ محمد عبداللہ ✦

وصیت نمبر ۳۸۳۲

منکہ مسمات کرم بھری زوجہ وارث محمد قوم راجپوت پیشہ زرگری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن پاکپٹن ڈاک خانہ خاص۔ تحصیل وضلع منٹگمری۔ آج مورخہ ۱۰/۳۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ✦

میری جائداد اس وقت زیور طلائی قیمتی مبلغ چار سو روپیہ کا ہے جس میں مہر شامل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میری کوئی اور جائداد میرے مرنے کیوقت ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے۔ اور اگر میں کوئی روپیہ مد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کیا جائے ✦ العبد:۔ کرم بھری ✦ گواہ شد:۔ وارث محمد بقلم خود۔ خاوند موصیہ ✦ گواہ شد:۔ احمد الدین زرگر سیکرٹری وصایا۔ محلہ امرائیاں۔ قادیان ✦

وصیت نمبر ۳۸۸۱

منکہ سید غلام رسول صاحب ولد سید الرسول قوم سید عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت اندازاً دس سال ہوگا۔ ساکن کانپور ڈاک خانہ سونگھڑہ ضلع کٹک آج مورخہ ۹/۳۴ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ✦

میں اپنی زندگی میں اپنی پنشن سے دسواں حصہ برابر دیا کروں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میری پنشن اس وقت مبلغ ۲۴ روپیہ ۵ آنے ماہوار ہے۔ نیز میں اپنی زندگی میں بھی اگر کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی ✦ العبد:۔ سید غلام رسول احمدی۔ بقلم خود ✦ گواہ شد:۔ محمد عبدالمنان احمدی ✦ گواہ شد:۔ محمد عبدالستار احمدی ✦

وصیت نمبر ۳۷۴۳

منکہ عمر بخش ولد سندھی قوم ارائیں پیشہ زراعت تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن مشر مرت پور۔ ڈاک خانہ مانک ٹھیری تحصیل وضلع ہوشیار پور۔ آج مورخہ ۱۱/۲۸ بقائمی ہوش وحواس۔ بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ✦

میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ چھبیس کنال چودہ مرلہ کے ۱/۱۰ حصہ تقریباً دو کنال تیرا مرلہ ہبہ کر دی ہے۔ لہذا انجمن موصوف کو اختیار ہے۔ کہ جسے چاہے کاشت کو دیدے۔ یا فروخت کر دے۔ مجھے کچھ اختیار نہ ہوگا۔ لہذا چند حروف بطور ہبہ نامہ کے لکھ دیتا ہوں۔ تاکہ سند رہے۔ اور بوقت ضرورت کام آوے ✦

گواہ شد:۔ حاجی احمد ✦ العبد:۔ عمر بخش موصی مذکور ✦

گواہ شد:۔ محمد علی شاہ انسپکٹر جماعت احمدیہ ✦ گواہ شد:۔ امیر خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۳۹۲۷

منکہ عبدالحمید ولد ہدایت اللہ قوم چوہان راجپوت پیشہ معماری مستری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۳ ساکن بکھوکے مستریان ڈاک خانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں معماری کا کام کرتا ہوں۔ ماہوار آمد جسقدر ہو۔ اس میں سے دسواں حصہ بمد وصیت ادا کیا کروں گا۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام مالیت قریباً -/۲۰۰ روپیہ۔ واقع موضع بکھوکے۔ میں اس مکان کا ۱/۵ پانچواں حصہ بمد وصیت دینے کا اقرار کرتا ہوں۔ جسکی قیمت یا تو اپنی زندگی میں ادا کردوں گا۔ یا میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ اس کے پانچویں حصہ پر قابض ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد بھی میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے پانچویں حصہ کی مالک ہوگی۔ محلہ دارالانوار قادیان میں میرا حصہ (۶ کنال اراضی کا) وہ دراصل میرے دونوں لڑکوں اور بھتیجے کا ہے۔ تو اس وقت کمیٹی میرے نام ہے۔ وہ روپیہ درحقیقت یہ تینوں ادا کرتے ہیں۔ گواہ شد:۔ مرزا عبدالحق وکیل۔ گورداسپور بقلم خود موخرہ ۱۶/۳/۳۳ العبد:۔ عبدالحمید موصی مذکور۔ نشان انگوٹھا۔

وصیت نمبر ۳۹۱۷

منکہ فضل بیگم زوجہ مولوی عبدالرحمن ہیڈ ماسٹر قوم گوجر عمر تخمیناً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد زیور قیمتی دو صد -/۲۰۰ روپیہ۔ اور حق مہر یکصد -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ کل مالیت تین صد روپیہ ہے۔ جسکے تیسرے حصہ یعنی یکصد روپیہ کی نسبت وصیت کرتی ہوں +

العبد:۔ فضل بیگم موصیہ مذکور + گواہ شد:۔ فضل الدین امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات + گواہ شد:۔ عبدالرحمن خاوند موصیہ۔ بقلم خود +

وصیت نمبر ۳۹۱۸

منکہ امیر بی بی بیوہ چوہدری مہرالدین مرحوم قوم گوجر عمر تقریباً ۶۸ سال تاریخ بیعت دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے آٹھویں حصہ ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مرہونہ مالیتی چار صد -/۴۰۰ (ب) زیور قیمتی قریباً -/۲۰۰ دو صد۔ کل مالیت جائداد -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے چھٹے حصہ یعنی -/۱۰۰ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔ ۲۳/۳/۳۳ +

العبد:۔ زینب بی بی بیوہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔ بقلم خود + گواہ شد:۔ فضل الٰہی احمدی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں بقلم خود + گواہ شد:۔ عبدالرحمن ہیڈ ماسٹر سرائے اورنگ آباد +

وصیت نمبر ۳۹۱۹

منکہ زینب بی بی بیوہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم گوجر عمر قریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت دسمبر سنہ ۱۹۰۸ء ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے چھٹے (۱/۶) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی مرہونہ مالیتی چار صد -/۴۰۰ (ب) زیور قیمتی قریباً -/۲۰۰ دو صد۔ کل مالیت جائداد -/۶۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے چھٹے حصہ یعنی -/۱۰۰ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔ ۲۳/۳/۳۳ +

العبد:۔ زینب بی بی بیوہ چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم۔ بقلم خود + گواہ شد:۔ فضل الٰہی احمدی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں بقلم خود + گواہ شد:۔ عبدالرحمن ہیڈ ماسٹر سرائے اورنگ آباد +

وصیت نمبر ۳۹۳۲

منکہ محمد بخش ولد میاں فضل الدین قوم جٹ تلہ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت مارچ سنہ ۱۹۲۹ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس میں سے میرا قرض (اگر کچھ ہو) دفع کرنے کے بعد باقی ترکہ کے دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مزید آنکہ اگر میں حصہ وصیت کی بابت کوئی جائداد یا اس کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کردونگا۔ تو اتنی مقدار مالیت میری وصیت میں سے ادا شدہ شمار ہوگی۔ میرا گذارہ محض میری تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت -/۴۲/۸ روپیہ ہے۔ سو میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بطور چندہ بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس ادا کرتا رہوں گا۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان پختہ قیمتی -/۱۸۰۰ روپیہ واقعہ محلہ دارالفضل غربی قادیان متصل مکان جناب میر قاسم علی صاحب ہے۔ آج مورخہ ۲۳/۳/۳۳ + گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل کارکن جامعہ احمدیہ قادیان ۲۳/۳/۳۳ + العبد:۔ محمد بخش ولد میاں فضل الدین تارباؤ محکمہ انہار بنگلہ اولی ڈاک خانہ سالم۔ براستہ پھلروں۔ ضلع سرگودہ + گواہ شد:۔ جان محمد احمدی محلہ دارالفضل قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور۔ موصی نمبر ۲۴۱۶۔ بقلم خود۔ ۲۳/۳/۳۳ +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۳۹۳۱

منکہ عائشہ بی بی زوجہ محمد بخش صاحب قوم جٹ ملہ ۳۲ سال تاریخ بیعت مارچ ۱۹۱۲ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ مورخہ ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس میں سے میرا قرض (اگر کچھ ہو) وضع کرنے کے بعد باقی ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں حصہ وصیت کی بابت کوئی جائداد دیا اس کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کردوں۔ تو اتنی مقدار مالیت میری وصیت میں سے ادا شدہ شمار ہوگی۔ میری موجودہ جائداد اس وقت صرف میرے زیورات مالیتی پانصد روپیہ ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ مہر بھی میں زیورات کی صورت میں وصول چکی ہوں ✦ العبد:۔ عائشہ بی بی موصیہ مذکور ✦ گواہ شد:۔ محمد بخش تارہ بابو محکمہ آبپاشی۔ بنگلہ یو۔ پی ✦ گواہ شد:۔ مہرالدین سکنہ لالہ موسےٰ۔ نزیل قادیان ✦

وصیت نمبر ۳۹۳۰

منکہ حافظ نور محمد ولد فضل الدین قوم اعوان عمر قریباً ۴۰ سال بیعت دسمبر ۱۹۰۱ء ساکن کھاریاں۔ ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کرلی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد صرف یکصد ترپسٹھ روپیہ ہے ۱۶۳/- جو میں نے بطور رہنہ دے رکھا ہے۔ اس کے دسویں حصہ یعنی ۱۶/۵/- سولہ روپیہ ۵ آنہ کی نسبت وصیت کرتا ہوں ✦ العبد:۔ حافظ نور محمد۔ نشان انگوٹھا ✦ گواہ شد:۔ بقلم خود عبدالرحمٰن ہیڈ ماسٹر مراسے اورنگ آباد ✦ گواہ شد:۔ بقلم خود فضل الٰہی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ✦

وصیت نمبر ۳۹۵۷

منکہ بسم اللہ بیگم زوجہ چوہدری شمشاد علی خان راجپوت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء سکنہ کانپور ضلع رہتک بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۳/۳/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کیوقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اس کے تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بعد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ سنہری زیورات جنکی قیمت قریب دو ہزار روپیہ ہے۔ مہر کا روپیہ خرچ کیا جاچکا ہے ✦ العبد:۔ بسم اللہ بیگم بقلم خود ✦ گواہ شد:۔ شمشاد علی خان۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ بہاولپور ۲۳/۹/۳۳ ✦

گواہ شد:۔ بدرالنساء بیگم اہلیہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور ✦

وصیت نمبر ۳۹۰۲

منکہ مرزا قدرت اللہ ولد بابا ہدایت اللہ مرحوم شاعر پنجابی قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء ساکن لاہور کوچہ چابک سواران بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل آج مورخہ ۱۱/۲/۳۳ وصیت کرتا ہوں۔ میرا اس وقت نصف مکان واقعہ کوچہ چابک سواران مالیتی ڈیڑھ ہزار ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرونگا۔ اگر ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا نہ کروں۔ تو میری جائداد سے وصول کیا جائے۔ مجھے اور میرے ورثا کو اس میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ میں اس وقت بانوے -/۹۲ روپے تنخواہ پاتا ہوں۔ اور وصیت کرتا ہوں۔ کہ ۱/۱۰ حصہ اپنی ماہوار آمد کا باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد ماہوار متذکرہ ضمنی نمبر ثابت ہو۔ تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ وصول کرسکتی ہے فقط مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۳۳ء ✦

العبد:۔ مرزا قدرت اللہ۔ بقلم خود۔ کوچہ چابک سواران۔ لاہور ✦

گواہ شد:۔ بقلم خود۔ فضل الدین ہائی کورٹ۔ لاہور ✦

گواہ شد:۔ بقلم خود عطاء اللہ۔ کوچہ۔ چابک سواران۔ لاہور ✦

وصیت نمبر ۳۸۹۳

منکہ محمد حسین ؓ ولد چھوٹو قوم ارائیں احمدی عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ماہ مئی ۱۹۱۵ء ساکن پٹیالہ۔ ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ کشمیریاں پٹیالہ۔ مالیت -/۷۰۰ روپیہ سات صد روپیہ۔ اور زمین رہن مالیت ڈیڑھ صد روپیہ موضع عالم پور متصل پٹیالہ موجود ہے۔ اور میں پندرہ روپیہ ماہوار کا ملازم ہوں۔ دسواں حصہ جائداد کی وصیت کرتا ہوں۔ جو یہ مبلغات اپنی زندگی میں داخل کروں گا۔ انشاء اللہ۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی یہی وصیت عائد ہوگی۔ مذکورہ بالا تنخواہ کا بھی دسواں حصہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ فقط ✦ العبد:۔ محمد حسین ؓ احمدی ولد چھوٹو ✦

گواہ شد:۔ محمد حسین ؓ۔ احمدی مہتمم تبلیغ حلقہ پٹیالہ ۱۲/۲/۳۳ ✦

گواہ شد:۔ عبدالغنی احمدی۔ سکنہ دھوری ✦

حمائل شریف:۔ ہر ایک قسم کی حمائل شریف مترجم ترجمہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سلمہ اللہ و حضرت حافظ روشن علی ؓ صاحب مرحوم دفتر فاروق قادیان سے طلب کریں ✦

منیجر فاروق۔ قادیان۔ دارالامان